بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم:- اتوار
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۰۲	۶ صفر ۱۳۸۹ھ ۴ ہجرت ۱۳۴۸ہش ۴ مئی ۱۹۶۹ء	جلد ۵۸/۲۳

اخبارِ احمدیہ

•- ربوہ ۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

•- ربوہ ۳ ہجرت۔ حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی نماز سے قبل حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۃ البینہ کی آیت وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ کے گیارہ عملی تقاضوں میں سے دسویں اور گیارھویں تقاضوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پہلے نو تقاضوں پر حضور گزشتہ تین خطبات میں روشنی ڈال چکے ہیں۔ حضور نے واضح فرمایا کہ الدین کے ایک معنی قضا یا فیصلہ کے ہیں ان معنوں کی رو سے عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ روزمرہ زندگی میں جو فیصلے بھی کئے جائیں وہ خالصۃً للہ ہوں۔ اسی طرح الدّین کے ایک معنی بدلہ اور جزا کے ہیں۔ عبادت کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جزا لینے اور جزا دینے ہر دو صورتوں میں مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ پر عمل پیرا ہوا جائے۔ اس بارہ میں بھی حضور نے اسلامی تعلیم کی پُر حکمت تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

•- ربوہ ۳ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی طبیعت پھر کچھ دنوں سے ناساز رہنے لگی ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی پاکی اور پاک زندگی حاصل کرنے کے تین طریق

•- تدبیر اور مجاہدہ •- اللہ تعالیٰ کے حضور دعا •- صحبتِ کاملین و صالحین

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرکے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جنابِ الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے اور چاہیئے کہ اسی طرح دعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دُور کر دے اور اس کی کمزوریاں دُور فرما دے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبتِ کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخر کار فضلِ شاملِ حال ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

تاریخ میں پہلی بار آئس لینڈ میں اسلام کے پیغام کی اشاعت

وہاں کے ٹیلیویژن اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر اسلام کا چرچا

مبلغِ اسکنڈے نیویا مکرم جناب کمال یوسف صاحب کا دورہ آئس لینڈ

مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم جناب کمال یوسف صاحب آج کل آئس لینڈ کا دورہ کر رہے ہیں۔ تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک مبلغ اسلام کے وہاں پہنچنے سے ٹیلیویژن، اخبارات اور لیکچروں کے ذریعہ اسلام کے پیغام کی منادی ہوتی ہے۔ وہاں کے صدر مقام Raykjavik سے مکرم کمال یوسف صاحب نے بذریعہ تار جو اطلاع بھیجی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

ریاک جاوِک ۲۹ اپریل:- "الحمد للہ کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ آئس لینڈ میں ٹیلیویژن، اخبارات اور لیکچروں کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ وہاں کے لوتھیرین اور کیتھولک پادریوں سے بھی تبادلہ خیالات کرکے انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا۔"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ ہجرت ۱۳۴۸ ش

عظیم اخلاقی انقلاب کس طرح پیدا ہوتا ہے

گزشتہ اداریہ میں ہم نے بتایا ہے کہ اسلامی اخلاق کی بنیاد تقوےٰ پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قانون کا خوف بھی تعمیر اخلاق میں کوئی زیادہ مدد نہیں کرتا۔ اگر کوئی چاہے تو قانون کو جس کی رو سے حکومت بڑی سے بڑی سزا دے سکتی ہے۔ انسان بے پرواہی یا چالاکی سے دھوکا دے سکتا ہے۔ قانون پر بھی انسان ہی عمل کراسکتا ہے۔ اور خواہ حاکم کتنا ہی عادل اور عقلمند ہو۔ ایک چالاک انسان دھوکا دے کر سزا سے بچ سکتا ہے اوّل تو حکومت کے پاس ایسے ذرائع موجود ہی نہیں کہ وہ ہر جرم کی حقیقت کو معلوم کرلے۔ انسانی علم اتنا محدود ہے کہ جتنے جرائم دنیا میں ہوتے ہیں ان میں صرف ایک نہایت قلیل حصہ پر عبور ہو سکتا ہے۔ اکثر جرائم اوّل تو قانون کی زد میں آتے ہی نہیں۔ اور جو آتے بھی ہیں ان کی تہ تک پہنچنا بھی کارے دارد والا معاملہ ہے۔ اکثر مجرم کافی قانونی ثبوت نہ ہونے کی وجہ سے رہائی پاتے ہیں۔ کیونکہ قانون کا پہلا اصول یہ ہے کہ کسی مجرم کو سزا نہ دی جائے۔ جب تک ازروئے قانون اس کے خلاف جرم ثابت نہ ہو جائے کیونکہ یہ بہتر ہے کہ ہزاروں حقیقی مجرم سزا سے بچ جائیں مگر کسی بے گناہ کو سزا نہیں ملنی چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ ناکافی ثبوت ہونے کی وجہ سے اکثر حقیقی مجرم بری کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر اصول کی صداقت مسلمہ ہے۔

الغرض قانون خواہ کتنا ہی سخت ہو تعمیر اخلاق میں کوئی زیادہ مدد نہیں دے سکتا۔ بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کئی مجرم سزا پاکر اور بھی دلیر ہو جاتے ہیں اور بجائے اصلاح کے باقاعدہ جرائم پیشہ بن جاتے ہیں۔ آج ہم دنیا میں جو جرائم کی افزائش دیکھ رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حالانکہ بعض جرائم کے لئے بڑی بڑی سزائیں مقرر ہیں۔ مگر وہی جرائم بڑی تیزی کے ساتھ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے ملکوں کے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ پہلے کی نسبت جرائم سینکڑوں گنا بڑھ گئے ہیں اور جوں جوں زیادہ سخت قانون بنائے جاتے ہیں۔ توں توں جرائم میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بڑے بڑے عقلمند اب یہ سوچنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے ابھی تمام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ جرائم کا انسداد سخت قانون بنانے سے ہو جائے گا۔ مگر نتیجہ اس کے برعکس نکل رہا ہے۔ اس لئے بعض سنجیدہ لوگ اس اخلاقی دیوالہ پن کی حقیقت کو سمجھ رہے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مذہب کے زوال کی وجہ سے انسان اخلاق سے معرا ہوتا جا رہا ہے۔ حقیقت یہی ہے مگر مادہ پرستی کا اتنا زور ہے کہ اس حقیقت کے کھل جانے پر بھی دنیا اسی ڈگر پر چلی جا رہی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا میں جب تک عظیم اخلاقی انقلاب پیدا نہیں ہوگا۔ دنیا کو راہ راست پر لانا ممکن نہیں ہے۔ ایسا انقلاب کسی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ ہمیں قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کا عالم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود اپنا ہاتھ بڑھا کر ایسا انقلاب پیدا کرتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ جو لوگ اپنے طور پر سنجیدگی سے ایسا انقلاب

۴۴

۴۴ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی سعی و کوشش اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا ایسے انقلاب کی خواہشمند ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی آسکتا ہے۔

دنیا اس وقت صدقی صد شیطان کی راہ پر گامزن ہے۔ بے راہ روی کا گھپ اندھیرا ہر طرف محیط ہو چکا ہے۔ یہی وقت ہے کہ آسمانی روشنی کی شعاعیں تیزی کے ساتھ ظلمات کو چھلنی چھلنی کر دیں۔ اور دنیا کے سامنے اس قادر مطلق ہستی کا وجود آئینہ کی طرح واضح ہو جائے۔ دنیا اپنے حواس کے ساتھ اس کو محسوس کرنے لگے۔ یہ روشنی صرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہی کے ذریعہ اپنی چمکار دکھاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ وہ انا الموجود کا ثبوت انسانوں ہی کے ذریعہ دیتا ہے۔ جو اپنے اعجازی کاموں سے اللہ تعالیٰ کو انسانوں کے سامنے لاکر کھڑا کر دیتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ تقوےٰ کے لئے ایسی بنیاد مہیا کرتا ہے۔ جس سے بڑے بڑے دانشمند بھی انکار نہیں کر سکتے۔ اس انسان کا سب سے بڑا ہتھیار "دعا" ہوتا ہے۔ وہ قبولیت دعا کے پے در پے معجزے دکھاتا ہے اور ایک جماعت سبحان اللہ سبحان اللہ پکارتی ہوئی اس کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ وہ جماعت دنیا میں تقوےٰ کی بنیادیں از سرِ نو استوار کرتی ہے۔ وہ "دعاؤں" سے ہی اللہ تعالیٰ کے زندہ وجود کی شہادت قائم کرتی ہے۔ اور چراغ سے چراغ جلتا چلا جاتا ہے۔ یہی پیچھے بھی ہوتا رہا ہے اور یہی آج بھی ہو رہا ہے۔ اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کی شرائط اور اس کے آداب

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَآءَۃِ سَوَآءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ ھِجْرَۃً فَاِنْ کَانُوْا فِی الْھِجْرَۃِ سَوَآءً فَاَقْدَمُھُمْ سِنًّا وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نماز میں امام بنے۔ اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں سے جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہے۔ اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔ کوئی شخص دوسرے کے اقتدار میں خود بخود امام بننے کی کوشش نہ کرے۔ اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ نہ بیٹھے جو اس نے اعزاز کے لحاظ سے اپنے لئے مخصوص کی ہوئی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے —

اللہ تعالیٰ کی ایک اہم مخلوق ——— ملائکۃ اللہ

(مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب - واقفِ زندگی)

خدا تعالےٰ کی مخلوق بے حد و حساب ہے اس میں سے کچھ تو نظر آتی ہے اور کچھ نظر نہ آنے والی ہے۔ نظر نہ آنے والی مخلوق میں فرشتوں کا وجود بھی ہے۔ فرشتے اگرچہ نظر نہیں آتے مگر ان کا وجود موجود ہے بلکہ ان کے وجود پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔

فرشتوں کا ذکر قرآن کریم میں بکثرت آتا ہے۔ چونکہ یہ وجود پردۂ غیب میں ہیں اور ان پر ایمان لانا ضروری ہے اس لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موضوع پر سیر کن بحث اپنی کتب میں تحریر فرمائی ہے جسے پڑھ کر رُوح وجد میں آتی ہے۔ ان میں سے بعض حقائق کو حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنے لیکچر "ملائکۃ اللہ" میں جمع کر دیا ہے جو کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اس میں سے بعض ضروری امور کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

ملائکہ کیا ہوتے ہیں؟

ملائکہ مخلوق ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِکَۃَ اِنَاثًا وَّھُمْ شَاھِدُوْنَ۔

انسانی ارواح جس طرح محفوظ رکھی جاتی ہیں یہ بھی فنا نہیں ہوں گے۔ فرشتوں کا وجود آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا۔ یہ فرشتے خدائی احکام کو پورے طور پر بجا لاتے ہیں۔ جیسے فرمایا

یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ

جو ان کو حکم ہوتا ہے وہی بجا لاتے ہیں۔ یہ بُرے اثرات کو قبول نہیں کرتے۔ دوسری مخلوق بُرے اثرات کو قبول کرتی ہے۔ جیسے قرآن کریم میں آتا ہے

عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ۔

اس پر فرشتے ہوں گے جو سخت ہوں گے اور دوسروں کے اثر کو قبول نہ کرنے والے ہوں گے دوسری کوئی چیز ان پر اثر نہیں ڈال سکتی۔ ہاں ان کو جس چیز پر اثر ڈالنے کے لئے کہا جائے اس پر ضرور اثر ڈالتے ہیں۔ یہ طاقت انسان میں نہیں ہوتی۔ اور کہ تمام امور جو فرشتوں کے ذریعہ سے ہوتے ہیں وہ چند فرشتوں کے سپرد ہوتے ہیں۔ ان کے ماتحت شمار سے باہر فرشتوں کی جماعت کام کرتی ہے۔ انسان کی نسبت ان کی طاقتیں محدود ہوتی ہیں۔ فرشتوں کا علم محدود ہوتا ہے اور علم غیب ان کو نہیں ہوتا۔ ہر فرشتہ کا الگ الگ کام ہوتا ہے۔ ملائکہ مختلف صفاتِ الٰہیہ کے مظہر ہوتے ہیں کوئی ایک صفت کا مظہر ہوتا ہے کوئی ایک سے زیادہ کا۔ جیسے قرآن کریم میں آیا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو۔ اور جو فرشتوں کو رسول بنا کر بھیجتا ہے جن میں سے بعض دو۔ بعض تین اور بعض چار صفات کے مظہر ہوتے ہیں اللہ ان میں زیادتی بھی کرتا ہے جتنی چاہتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

گویا ہر زمانہ میں مختلف قویٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام کئی صفات کے مظہر ہو کر ظاہر ہوئے۔

فرشتوں کے کام

فرشتے روحانی امور سر انجام دیتے ہیں وہ کلام الٰہی لاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی پُشت پناہی کرتے ہیں اور ہر لحاظ سے ان کی خدمت بجا لاتے ہیں اور ان کے مخالفوں کو ناکام کرتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ۔

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اس بات پر قائم ہو جاتے ہیں۔ کوئی چیز انہیں اس سے پھرا نہیں سکتی۔ ان پر ملائکہ اُترتے ہیں اور کہتے ہیں تمہیں بشارت ہو جنّت کی تم ڈرو نہیں۔ ہم تمہارے مددگار ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور جنّت میں جو کچھ تم چاہو گے وہی تمہیں ملے گا۔

سو فرشتے انبیاء کی امداد کرتے ہیں باوجود کمزوری اور ناتوانی کے انبیاء اور ان کی جماعتیں کامیاب ہوتی ہیں مگر ان کے مخالف باوجود طاقتور ہونے کے اور باوجود ہر قسم کے سامان سے لیس ہونے کے پھر شکستِ فاش کھاتے ہیں اور ہر میدان کمزوروں کا ہوتا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالےٰ نے اپنی آسمانی افواج یعنی فرشتوں کو اپنے کمزور بندوں کی امداد کے لئے کہہ دیا ہوتا ہے۔ جیسے خداوند تعالےٰ نے فرمایا:۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّکْفِیَکُمْ اَنْ یُّمِدَّکُمْ رَبُّکُمْ بِثَلٰثَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُنْزَلِیْنَ۔

ترجمہ:۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تین ہزار ملائکہ تمہاری امداد کے لئے آ جائیں۔ تین ہزار ملائکہ اتریں؟

اس لئے کہ اس موقع پر دشمن کی فوج اتنی ہی تھی۔

پس ہر انسان کے ساتھ جو ملک ہوتا ہے وہ نبی اور اس کی جماعت کا رُعب ڈالتا رہتا ہے۔ اس کی ایک مثال حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی ہے کہ ایک آدمی حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے شکایت کی کہ ابو جہل نے میرا روپیہ دینا ہے اب تک اس نے دیا نہیں۔ تو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ گئے۔ اس کے گھر جا کر دستک دی۔ ابو جہل گھر سے باہر آیا تو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا آپ نے اس کے روپے دینے ہیں۔ اس نے کہا۔ ضرور۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ابھی روپے لا دیں۔ چنانچہ اس وقت ابو جہل گھر گیا اور روپے لے آیا۔ اور آپ کو دے دیئے۔ جب لوگوں کو پتہ لگا تو انہوں نے استہزاء کیا اور کہا تم تو ہمیں کہا کرتے ہو کہ مسلمانوں کا مال کھانا جائز ہے۔ پھر تم نے کیوں دے دیا۔ تو اس نے یوں کہا

"تمہیں کیا معلوم ہے مجھے اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دو مست اونٹ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ اگر مَیں نے ذرا انکار کیا تو مجھے چیر ڈالیں گے۔"

دراصل یہ بھی رُعب تھا جو فرشتہ اس کے قلب پر ڈال رہا تھا۔

فرشتوں پر ایمان لانا ایمانیات میں کیوں رکھا گیا

ملائکہ پر ایمان لانا ایمانیات میں رکھا گیا ہے۔ جو چیز ایمانیات میں رکھی جائے اس کے فوائد ضروری ہیں۔ ایک طرف انسان کے اندر اعلےٰ سے اعلےٰ ترقیات کے حصول کی خواہش اور خدا تعالےٰ سے وصال کی تڑپ ہے۔ دوسری طرف اسکی موجودہ کثافت اس سے ملنے میں روک ہے یہ دونوں امر اس نتیجہ میں ہمیں پہنچاتے ہیں کہ انسان اور خدا میں ایک واسطہ ہونا چاہیئے۔ اسی واسطہ کو ملائکہ (فرشتے) کہتے ہیں۔

اس اہم ضرورت کے پیشِ نظر ملائکہ پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان پر ایمان لانا ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔

کفار بھی ملائکہ کے قائل تھے

اللہ تعالےٰ نے حضرت نوحؑ کے مخالفین کا قول نقل کیا ہے:۔

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِہٖ مَا ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُرِیْدُ

اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْکُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِکَۃً مَّا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ۔
(۲۳/۲۵)

ترجمہ:۔ یعنی حضرت نوح کے سرگروہوں نے کہا یہ شخص تو تمہارے جیسا ایک آدمی ہے جو تم پر بڑائی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور اگر خدا کا منشاء ہوتا تو وہ فرشتہ اتارتا۔ ہم نے تو ایسی بات پہلے بزرگوں کے حق میں نہیں سُنا۔ (یعنی ان میں رسول آیا کرتے تھے)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی اعتراض کیا گیا۔

لَوْ مَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَۃِ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔
(۱۵/۸)

ترجمہ:۔ کیوں نہیں تو ہمارے پاس فرشتے لاتا۔ اگر تو سچا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عرب کفار میں بھی فرشتوں کے خیالات موجود تھے۔

(باقی)

میرے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ

(مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب لنڈن ابن حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رض)

والد محترم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان ۷ر اپریل بروز سوموار صبح ۳ بجے اس جہانِ فانی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچ گئے۔ ارادہ ہے کہ والد محترم مرحوم کی زندگی کے حالات پر ایک کتاب لکھی جائے فی الحال آپ کے چند واقعاتِ زندگی جن کا تعلق آپ کے انگلستان میں قیام سے ہے عرض کرتا ہوں۔

(۱) حضرت والد محترم انگلستان میں اپریل ۱۹۵۹ء میں تشریف لے گئے اور دسمبر ۱۹۶۲ء تک لندن میں ہی قیام فرما رہے۔ جب آپ اپریل ۱۹۵۹ء میں تشریف لائے تو آپ کی دونوں آنکھوں میں موتیا اُترا ہوا تھا جس کی وجہ سے بہت تکلیف تھی۔ ہر وقت گھبراہٹ رہتی تھی کہ اب میری نظر ٹھیک نہیں رہی میں قرآن پاک کی تلاوت کس طرح کروں گا۔ ہم ان کو بہت تسلی دلاتے کہ ہم آپ کو پڑھ کر سنائیں گے لیکن پھر بھی گھبراہٹ برقرار رہی۔ چند روز بعد ایک خواب کی بناء پر آپنے فرمایا کہ میرا خدا زندہ خدا ہے وہ میری مدد کرے گا اور میری بینائی بحال کر دے گا۔ خدا کے فضل سے بالکل ایسا ہی ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(۲) لندن میں جب ان کی آنکھیں ڈاکٹروں کو دکھائی گئیں تو ان کی عمر اس وقت ۶۸ سال کی تھی ڈاکٹر لی (Dr. Leigh) جو کہ Moorefield Hospital London کے خاص Specialist تھے انہوں نے بتایا کہ اپریشن تو میں کر دیتا ہوں لیکن آنکھوں میں نور نہیں ڈال سکتا۔ نور ڈالنے کے بارے میں میں بالکل بے بس ہوں۔ چار ماہ کے عرصہ میں ان کی دونوں آنکھوں کا مورفیلڈ ہسپتال میں اپریشن ہوا۔ پھر آپ تین چار ہفتہ کے بعد گھر تشریف لے آئے۔ آرام کرنے کے بعد آپ میرے ساتھ (Dr. Leigh) کے پاس گئے تاکہ پتہ چلے کہ آنکھوں کا کیا حال ہے۔ آنکھیں دیکھنے سے قبل ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جو کچھ میرے بس میں تھا میں نے کر دیا تھا مزید کچھ نہیں کر سکتا۔ اس پر پیارے ابا جان نے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرید ہیں وہ تو بقول آپکے مُردوں کو زندہ کر دیتے تھے تو کیا آپ آنکھوں میں نور بھی نہیں ڈال سکتے؟ ڈاکٹر صاحب نے اقرار کیا کہ قدرت کے کاموں میں ان کا کوئی دخل نہیں۔ ہمارا کام تو اُسی پاک ہستی سے مانگنا ہے۔ اس پر والد صاحب نے دو مرتبہ الحمد للہ پڑھا اور فرمایا شکر ہے ڈاکٹر صاحب کو اب سمجھ آ گئی ہے۔

تب والد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو دعاؤں کے اثر اور ذکرِ الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ وہ ہماری سب دعائیں سُنتا ہے۔ حضور اور درویشانِ سلسلہ کے علاوہ میرے لئے میرے بڑے لڑکے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے (جو ان دنوں انڈیا کے دورہ پر گئے تھے) قادیان گئے اور وہاں بیت الدعا میں جا کر بے انتہاء دعائیں کیں جن کا اثر یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے نئے سرے سے آنکھوں کا نور عطا فرما دیا۔ الحمد للہ۔ جب ڈاکٹر لی صاحب نے ان کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو اعتراف کیا کہ واقعی خدا تعالےٰ نے تو بڑا معجزہ دکھایا ہے ورنہ مجھے تو امید نہیں تھی کہ واقعی آنکھیں اس قدر ٹھیک ہو جائیں گی۔ تب والد صاحب نے ایک بار پھر ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ ہم لوگ مسلمان ہیں۔ قرآن ہماری کتاب۔ دعا ہمارا بہترین ہتھیار ہے خدا تعالےٰ نے ہماری دعاؤں کو سُنا ہے اور اپنا فضل فرمایا ہے۔ پھر والد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو ۱۵ منٹ تبلیغ کی جس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ۔

(۳) آپ لندن میں تقریباً پونے تین سال رہے۔ جب بھی گھر پر قیام فرما رہے کبھی بھی جمعہ کی نماز میں شامل ہونے میں ناغہ نہ کیا ہمیشہ وقت سے پہلے میرے ساتھ مسجد فضل لندن میں پہنچتے۔ ان کی خواہش ہوتی تھی کہ نماز کی اذان وہ خود دیں۔ اکثر اوقات پہلے پہنچنے سے ان کی یہ خواہش پوری بھی ہو جاتی تھی۔ الحمد للہ۔

مسجد فضل ہمارے گھر سے ۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہمارے گھر کے قریب سے دو بسیں شہر کی طرف جاتی ہیں۔ آپ میرے ساتھ بس اسٹاپ پر کھڑے ہوتے اور مسجد کی طرف جانے والی بس نمبر ۲۷ کا انتظار کرتے جب آپ بس اسٹاپ پر کھڑے ہوتے تو انگریز آپ کی سفید شلوار قمیص اور اچکن دیکھ کر خوش ہوتے۔ آپ کے ہاتھ میں سوٹی سر پر عمامہ اور لمبی داڑھی جس پر ہر وقت مہندی لگی ہوتی تھی دیکھ کر آپ کو سلام کرتے۔ آپ ان کو ہمیشہ السلام علیکم کہتے اور پھر السلام علیکم کے معنی سمجھا دیتے۔ وہ لوگ بڑی خوشی کا اظہار کرتے۔ اکثر دفعہ بس اسٹاف پر کھڑے ہوئے لوگوں سے پوچھتے کہ آپ نے کون سی بس لینی ہے۔ ان کے جواب دینے پر ان کو فرماتے کہ آپ کو پتہ ہے کہ اس بس کے علاوہ باقی بسیں آپ کو آپ کی منزلِ مقصود تک نہیں پہنچا سکتیں اس لئے آپ ٹھیک وہی بس لیتے ہیں جو کہ صراطِ مستقیم پر پہنچاتی ہے۔ تب آپ لوگوں کو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے معنی سمجھاتے اور پھر فرماتے کہ خدا تعالےٰ نے قرآنِ پاک میں فرمایا ہے کہ

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَا وَاَغْلٰلًا وَّسَعِیْرًا۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُھَا کَافُوْرًا
(سورۃ دہر آیت ۴ / ۵)

پھر اس آیت کے معنی سمجھا دیتے۔

(۴) آپ نے مسجد فضل لندن میں تین سال کے عرصہ میں تقریباً ۷۰ کے قریب لیکچر اور تقاریر کی ہیں۔ آپ کی ہمیشہ کوشش ہوتی کہ قرآن پاک کی تعلیم لوگوں میں زیادہ سے زیادہ پہنچا سکیں۔ آپ کے قیام لندن کے دوران میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے اکثر خطوط آتے رہتے تھے۔ ان خطوط میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کی لندن میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں پر خوشنودی کا اظہار فرماتے تھے اور ساتھ ہی یہ دعا بھی تحریر فرماتے تھے کہ خدا تعالےٰ ان کو اسی رنگ میں ہمیشہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۵) مرحوم ہر گھڑی جماعتِ احمدیہ کی بہتری۔ برتری۔ دینی و اخلاقی ترقیات۔ اخلاص و مروّت کے سلوک، برادرانہ شفقت اور حسنِ سلوک کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ کبھی کسی کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ قرآن پاک اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر وقت پڑھنے کی عادت تھی۔ ہمیشہ قرآن پاک کا درس گھر میں خود دیتے تھے اور ہم سب بھائی بہنوں کو زیادہ سے زیادہ قرآنِ پاک یاد کرنے کی تلقین کرتے تھے۔ آپ جماعتِ احمدیہ ملتان اور جھنگ شہر کے کافی عرصہ صدر رہے ہیں۔ لندن میں سیکرٹری تعلیم و تربیت کے عہدہ پر بھی اخلاص اور محنت سے کام کرتے رہے۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ تبلیغ کرتے وقت چہرہ پُر نور ہو جاتا تھا اور تبلیغ اتنی پُر اثر ہوتی تھی کہ لوگ بے حد شوق سے سُنتے اور دعائیں دیتے تھے۔ آپ پاکیزہ دل۔ پاکیزہ کردار اور اہلِ صفا * بزرگوں میں سے تھے۔ جید عالم۔ عاشق قرآن۔ حافظ حدیث۔ صاحب کشف و رؤیا اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی زندگی شفقت علیٰ خلق اللہ کی آئینہ دار تھی۔ خدمت اور فدائیت کا مجسم تھے۔

(۶) دعا ہے خدا تعالےٰ ہمارے شفیق باپ کو اپنے خاص الخاص فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام سے نوازے اور ہم سب کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

احباب سے التماس ہے کہ وہ ہم سب بھائی بہنوں اور ہماری والدہ صاحبہ اور باقی رشتہ داروں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کے جانے سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کو پُر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حج بیت اللہ کا سفر

از مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورو گورو تنزانیہ

یہ عاجز اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ۱۷ فروری ۱۹۶۹ کو بذریعہ ہوائی جہاز صبح چھ بجے عازم حجاز ہوا ہوائی جہاز دارالسلام سے روانہ ہوا اور نیروبی سے ہوتا ہوا تقریباً چار بجے عصر کے قریب اسمارا (ASMARA) پہنچا۔ اسمارا ایبے سینیا کا ایک شہر ہے۔ ہوائی جہاز سے اتر کر ہم بس کے ذریعہ شہر گئے اور WHITE HOTEL وائٹ ہوٹل میں ایک رات ٹھہرے۔ دوسرے دن ۱۸ فروری کو ہم مغرب کے قریب ہوائی جہاز پر سوار ہوئے۔ اور آٹھ بجے شام ہم جدہ ائرپورٹ پر پہنچ گئے۔ . . .

. . . .

جدہ (JEDDAH) پہنچ کر میں اپنا سامان پاس کروانے کے لئے امیگریشن آفیسر سے ملا۔ اس نے پاسپورٹ دیکھا اور کہنے لگا۔ کہ آپ اس ملک میں نہیں جا سکتے کیونکہ آپ نے ویزا (VISA) حاصل نہیں کیا۔ میں نے سعودی عرب کا ہائی کمشنر تنزانیہ میں نہیں ہے۔ اس لئے میرا ویزا آپ ہی دے سکتے ہیں۔

میں حج کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اسی وقت ویزا مل گیا اور میں خدا تعالےٰ کے فضل سے چند منٹوں میں ائرپورٹ سے باہر آ گیا۔ جونہی باہر آیا ہر طرف سے آواز آنے لگی "کس معلم کے پاس جانا ہے" میں نے معلم عبداللہ میر عالم محلہ جیاد کے پاس ٹھہرنے کا ارادہ ظاہر کیا محلہ جیاد مکہ مکرمہ میں حرم شریف کے قریب ہی واقع ہے۔ جدہ میں معلم عبداللہ میر عالم صاحب کے وکیل ائرپورٹ کے قریب ہی اپنا آفس لگائے بیٹھے تھے وہاں پہنچا۔ اسی وقت غسل کیا۔ وضو کیا احرام باندھا دو نفل ان کے آفس میں ہی ادا کئے اور ٹیکسی TAXI میں بیٹھکر رات کے بارہ بجے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے۔ جدہ سے مکہ شہر کوئی چالیس میل دور ہے۔ ہمارا ٹیکسی ڈرائیور راستہ میں ہمارے پاسپورٹ مختلف پولیس کی چوکیوں کو دکھاتا ہوا رات کے دو بجے مکہ شہر میں داخل ہوا۔ ہم بیت اللہ شریف کے سامنے سے گذرے جو کہ بجلی کے قمقموں سے جگمگا رہا تھا اپنے معلم عبداللہ میر عالم صاحب کے آفس میں پہنچے۔ ٹیکسی والوں کو رخصت کر کے عبداللہ میر عالم سے ملاقات ہوئی۔ معلم صاحب کہنے لگے کہ سب سے پہلے حرم شریف جائیں اپنا معلم ساتھ دیتا ہوں آپ طواف کریں۔ سعی صفا مروہ کریں آب زمزم پئیں یعنی عمرہ کریں۔ پھر آ کر آرام کریں۔

نیند کے غلبہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اسی وقت عمرہ کیا۔ طواف بیت اللہ شریف کا کیا۔ حجرِ اسود کو چھوا۔ سعی صفا۔ مروہ کی اور پھر آب زمزم خوب سیر ہو کر پیا۔ جب آب زمزم پی رہا تھا تو پانی پلانے والا کہنے لگا ذرا اپنا احرام گردن سے پیچھے کریں۔ میں نے کر دیا۔ تو اس نے آب زمزم سے میرا سر اچھی طرح دھو دیا۔ میں نے بھی خوب اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ملا اور صاف کیا۔ بڑی خوشی ہوئی کہ میرا سر آب زمزم سے دھویا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور پانی پلانے والے کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس وقت سحری کا وقت تھا۔ واپس معلم صاحب کے آفس میں آیا۔ اور لیٹا ہی تھا کہ صبح کی اذان سنائی دی۔ نماز پڑھی۔ کچھ دیر بعد ہمارے معلم عبداللہ میر عالم صاحب جو کہ اردو بھی بخوبی بول سکتے ہیں آ گئے اور ہمارے لئے ناشتہ لائے۔ ناشتہ کے بعد ہم سات افراد تھے جن میں چار عورتیں تھیں ایک مکان معلم صاحب کی زیر ہدایت کرایہ پر (پانچ سو ریال پر) حاصل کیا حج ابھی شروع ہونے میں پانچ دن باقی تھے۔ روزانہ بیت اللہ شریف میں حاضر ہونا اور وہیں نماز ادا کرنا میرا معمول رہا

حج بیت اللہ

۲۵ فروری ۱۹۶۹ء کو حج شروع ہوا۔ صبح سویرے ہم بسوں میں منیٰ کی طرف روانہ ہوئے۔ بسیں موٹر کاریں۔ لاریاں۔ وغیرہ لاکھوں کی تعداد میں تھیں۔ دو تین میل کا فاصلہ ہم نے قریباً دو گھنٹوں میں طے کیا۔ جگہ جگہ ٹریفک پولیس کھڑی تھی اور ہیلی کوپٹر پولیس کے زیر انتظام اڑ رہا تھا۔ اگر کوئی حادثہ ہوتا یا ٹریفک رک جاتی تو وہ ریڈیو ٹیلیفون سے زمین پر پولیس کو ہدایات دیتا۔

۸ ذی الحج کو منیٰ میں پہنچکر ظہر عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ فجر یہ پانچ نمازیں پڑھیں۔ ۹ ذی الحج کو سورج نکلتے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔ منیٰ میں ہزاروں ہزار خیمے لگے ہوئے تھے۔ ایک کنارے سے نظر اٹھا کر دیکھا جائے تو خیموں کا سمندر نظر آتا تھا۔ ہر آٹھ دس خیموں کے سامنے معلم کا نام لکھا ہوا تھا۔ ہر پانچ دس منٹ پر لاؤڈ سپیکر سے گم شدہ اشخاص کا اعلان ہوتا تھا۔ کسی کام کے لئے اپنے خیمہ سے باہر نکلا تو واپسی پر ایک بوڑھی پاکستانی عورت میری طرف دوڑتی آئی۔ میں سمجھ گیا کہ اسے ضرور کوئی تکلیف ہے آتے ہی کہنے لگی بچہ میں اپنا خیمہ بھول گئی ہوں۔ یہ میرے معلم کا کارڈ ہے۔ مجھے میری جائے رہائش پر پہنچا دو۔ میں نے کہا اتنے ہزاروں خیموں میں آپ کا خیمہ ڈھونڈنا مشکل ہے۔ خیموں کا میدان کئی میلوں میں ہے۔ میں کس طرح آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ تاہم آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو پاکستانی شفاخانہ میں پہنچا دیتا ہوں اور وہاں کا ڈاکٹر آپ کو آپ کی جائے رہائش پر پہنچانے کا انتظام کر دے گا۔ میں اس کو لے کر شفاخانہ میں گیا اور وہاں سے اس کی مدد کر دی گئی۔

منیٰ میں گورنمنٹ کی طرف سے صفائی کا انتظام اچھا تھا۔ تمام خیموں کے اردگرد۔ سڑکوں پر جرم کش دوائی چھڑکی جاتی تھی۔

۹ ذی الحج کو عرفات گئے۔ راستہ میں تلبیہ۔ استغفار۔ درود شریف کثرت سے پڑھا۔ ہمارا قیام جبل عرفات کے عین سامنے تھا۔ عرفات میں مخصوص دعائیں پڑھیں۔ غروب آفتاب کے فوراً بعد مزدلفہ کی طرف بسوں میں روانہ ہوئے۔ مزدلفہ ہم دس بجے رات پہنچے۔ مزدلفہ کے راستہ میں تلبیہ۔ تکبیر۔ درود شریف کثرت سے پڑھا۔ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھکر منیٰ کی طرف روانہ ہوئے یہیں سے ستر کنکریاں چنے کے برابر میں نے اپنے ہمراہ لے لیں۔ راستہ میں تلبیہ اور ذکر کرتے ہوئے جب وادی محشر (یہ وہ جگہ ہے جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا) میں پہنچے تو ہدایت تھی کہ یہاں سے جلدی سے گذر جائیں منیٰ پہنچکر سب کاموں سے پہلے رمی کی رمی کے بعد ایک بکرا قربانی دی اور اس کے بعد سر کے بال منڈوا کر غسل کیا۔ اور احرام کھول کر اپنے کپڑے پہنے۔

قربانی کا نظارہ

منیٰ کے میدان میں ایک طرف پہاڑوں کے درمیان بہت بڑا میدان قربانی کرنے کے لئے مخصوص ہے بے شمار بکرے۔ بھیڑیں اور کچھ گائیں ذبح کی ہوئی پڑی تھیں۔ اتنے جانور ذبح ہوتے تھے کہ چلنے کے لئے راستہ نہ تھا ایک بڑا بکرا ستر ریال میں خرید کر اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ اور کچھ گوشت الگ کر کے اپنے خیمہ میں لے گیا اور پکوا کر کھایا تا سنت پوری ہو جائے۔ قربانی کے بعد حجامت کروانے کے لئے جب ایک طرف سڑک پر گیا تو بے شمار حجام فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اکثر حجام سوڈانی۔ یمنی وغیرہ تھے

طواف زیارت

رمی اور قربانی و حجامت سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ جا کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ یہ طواف رکن اور فرض ہے اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں اور یہ دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے ویسے بارہ تاریخ کے غروب آفتاب تک بھی جائز ہے۔ میرے معلم نے ہدایت دی کہ آپ حجامت کروا کر اپنے کپڑے پہن کر رمی کر کے مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر سکتے ہیں اس لئے میں نے اسی دن رمی کر کے بعد میں طواف زیارت کیا۔ (باقی)

درخواست دعا

میری والدہ مکرمہ عرصہ دراز سے بیماری اور ضعف کے باعث صاحب فراش ہیں ان کی صحت یابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(حکیم محمد اسماعیل منڈلی مریدکے ضلع شیخوپورہ)

فہرست "السّابقون" تحریک جدید سال ۳۵/۳۴

جماعت احمدیہ کراچی

۱	میرزا عبدالرشید بیگ صاحب لدام سودی	..	—	۱۴۰
۲	ر عبدالحکیم صاحب مرحوم ر	..	—	۳۸
۳	استانی کلثوم بیگم صاحبہ مارٹن روڈ	۴۵	—	۱۱۴
۴	میاں محمد شفیع صاحب حلقہ صدر	..	—	۱۰۰۰
۵	محمد صدیق صاحب محمود آباد	..	—	۳۳
۶	نذیر احمد صاحب سلیم ر	..	—	۱۰
۷	چوہدری محمد اکرم صاحب باجوہ سوسائٹی	..	—	۴۰
۸	قریشی علی محمد صاحب لی مارکیٹ	..	—	۱۰
۹	رشید احمد صاحب جاوید جیکب لائن	..	—	۳۲
۱۰	چوہدری محمد صادق صاحب مع اہل و عیال دستگیر سوسائٹی	..	—	۹۰
۱۱	ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سوسائٹی	..	—	۶۰
۱۲	رشید احمد صاحب طارق صدر	..	—	۱۵
۱۳	سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ پیر کالونی	..	—	۲۰
۱۴	عیسےٰ خان صاحب مارٹن روڈ	..	—	۳۰
۱۵	منصور محمد صاحب شرما دام سودی	..	—	۳۲
۱۶	مرزا محمد حسین صاحب سوسائٹی	..	—	۵۰
۱۷	عطاء اللہ صاحب منیار	..	—	۴۰۴
۱۸	نعیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی	..	—	۱۱۰۰
۱۹	غلام فاطمہ صاحبہ عزیز آباد	..	—	۲۲
۲۰	فضل احمد صاحب سعود آباد	..	—	۱۵
۲۱	بشریٰ محمود نواز صاحبہ محمد علی سوسائٹی	..	—	۱۸۰
۲۲	کلثوم دلاور خان صاحبہ ر	..	—	۱۱۰
۲۳	بیگم ایم۔ اے خورشید صاحب	..	—	۱۷۰
۲۴	اقبال بیگم سعید خالد صاحب	..	—	۱۰
۲۵	فہیم روحی صاحبہ	۲۵۰	—	۱۰
۲۶	آمنہ بیگم ادی علی خان صاحب	۳۱	—	۱۰
۲۷	زبیدہ بیگم شریف احمد صاحب ڈرگ کالونی	..	—	۱۰
۲۸	ناظرہ مسعود احمد صاحب ر	..	—	۱۰
۲۹	رضیہ وسیم احمد صاحب ر	..	—	۵
۳۰	بیگم ڈاکٹر محمد عمر صاحب ناظم آباد	..	—	۵۰
۳۱	امۃ اللہ یاسین صاحبہ ر	..	—	۲۶
۳۲	امۃ الجمیل صاحبہ بنت حمید احمد صاحب رانا بہادر آباد	..	—	۵۰
۳۳	مسعود نبی احمد صاحب محمد علی سوسائٹی	..	—	۴۰
۳۴	امۃ الحمید صاحبہ بیگم حمید احمد صاحب رانا بہادر آباد	..	—	۵۰
۳۵	بیگم ملک صفدر علی خان صاحب سعید منزل	۵۰	—	۱۴
۳۶	زبیدہ بیگم نذیر احمد صاحب	..	—	۲۳
۳۷	سیدہ سکینہ بیگم محمد سعید صاحب سلیم ر	۱۰	—	۱۰
۳۸	ناصرہ بیگم حافظ بشیر احمد صاحب ناظم آباد	..	—	۲۰
۳۹	شاہدہ یاسین صاحبہ ر	۵۰	—	۱۱
۴۰	اہلیہ پیر خلیل احمد صاحب	..	—	۱۰
۴۱	منیرہ لطیف صاحبہ جہانگیر ایسٹ	..	—	۱۲
۴۲	نسیم خدیجہ صاحبہ ر	..	—	۲۲
۴۳	محمودہ صاحبہ ر	..	—	۵۰
۴۴	بشریٰ ظفر صاحبہ ناظم آباد	..	—	۱۲
۴۵	بیگم ایس وجاہت صاحبہ ر	..	—	۳۰
۴۶	بیگم چوہدری سردار احمد صاحب سوسائٹی	..	—	۲۲
۴۷	امۃ الحفیظ رانا صاحبہ بہادر آباد	..	—	۱۴
۴۸	ناہید ضیاء صاحبہ سوسائٹی	..	—	۱۰
۴۹	محمودہ بیگم صاحبہ سعید منزل	..	—	۱۱
۵۰	ثمینہ انور و نسرین انور صاحبہ ر	..	—	۱۰
۵۱	بلقیس صداقت صاحبہ ر	۶	—	۱۰
۵۲	ممتاز انتظار صاحبہ ناظم آباد	..	—	۱۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قابل تعریف کارگذاری

جماعت احمدیہ اسلام آباد (راولپنڈی) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابھی حال قائم ہوئی ہے اور جس اخلاص اور ہمت کے ساتھ اس جماعت کے عہدیدار اپنی ذمہ داریاں کو نبھا رہے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قابل تعریف ہے۔

اس جماعت نے سال کے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام اطفال اور بالغان کو شامل کر کے وقف جدید کے لئے ۲۰۴۵/۲۵ روپے کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر دیا اور اپریل ۱۹۶۹ء تک اس سلسلے میں ۳۶۲/۲۰ نقد ادائیگی کر دی اور پھر ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ چندہ دہندگان کی فہرست دفتر ہذا میں موصول ہو رہی ہے۔ اور عہدیدار صاحبان بہت محنت کر کے اپنے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ خاص طور پر ان پر اپنا فضل فرماوے۔ اور انہیں دینی اور دنیوی نعماء سے نوازے۔ اس سلسلے میں برادرم محترم چوہدری عبدالحق صاحب ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔ جناب قریشی نور الحسن صاحب برادرم خان عبداللطیف خان صاحب اور برادرم عزیزم چوہدری شاہد احمد صاحب خاص طور پر شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیش نظر وعدہ سے زائد ادائیگی

تحریک جدید کے سال رواں کے لئے مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب نول کا وعدہ بقدر ۲۰۷/- روپیہ تھا۔ مگر آنمکرم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بابت تحریک جدید کے پیش نظر امسال ۱۵۰۰/- روپیہ مزید ادا فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اگر جماعت کے دیگر مخلصین بھی تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے پیش نظر اپنے وعدوں میں غیر معمولی اضافہ فرمائیں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے وعدے امسال آٹھ لاکھ روپے تک پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر طبقہ کو حضور کے ارشادات پر لبیک کہہ کر سعادت دارین حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ارشادات المصلح الموعود رضؓ

فرمایا:۔ "علاج کا خرچ بھی اتنا بار گراں ہے کہ یہ بھی ایک تماشا بنا ہوا ہے لیکن اگر ڈاکٹر یہ عہد کر لیں کہ وہ اپنے دماغ پر زور دیکر ایسے نسخے لکھیں گے جو سستے داموں میں تیار ہو سکیں اور قیمتی پیٹنٹ ادویہ استعمال کر کے نئی نئی دوائیوں کے تجربوں پر ملک کا روپیہ ضائع نہ کر دیں گے تو یہ بار بہت ہلکا ہو سکتا ہے۔"

(وکیل المال اوّل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

انکم ٹیکس کی وصولی کا نیا ضابطہ

لائل پور ۲ رمئی۔ مرکزی ریونیو بورڈ نے انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے نیا ضابطہ نافذ کر دیا ہے جس کے مطابق ٹیکس ادا نہ کرنے والے شخص کی جائداد محصول انسپکٹر اپنی تحویل میں لے سکے گا۔ اور اس جائداد کو فروخت کر کے ٹیکس کی رقم وصول کر سکے گا۔ اس ضابطہ کے مطابق نادہندہ افراد کو ضمانت پر رہا کیا جا سکے گا۔ بشرطیکہ وہ اتنی ہی رقم کا ضمانت نامہ داخل کرے جتنی رقم انکم ٹیکس کی صورت میں اس پر واجب الادا ہے۔

سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ٹیکسوں کے واجبات کی وصولی کے سلسلہ میں اگر واجب الادا رقم جو نوٹس میں درج کی گئی ہو مقررہ میعاد کے اندر ادا نہ کی جائے اور محصول افسر کی طرف سے دی گئی مہلت بھی ختم ہو جائے تو وہ افسر جائداد تحویل میں لے کر یا تحویل میں لی گئی جائداد فروخت کر کے یا نادہندہ کی جائداد کے انتظام کے لئے کسی ریسیور کا تقرر کر کے واجبات وصول کر سکتا ہے۔ اگر کسی نادہندہ کی جائداد فروخت کر دی جائے تو انکم ٹیکس کی واجب الادا رقم کی وصولی کے بعد بقایا رقم نادہندہ کو واپس کر دی جائے گی۔

صدر یحییٰ کی طرف سے صدر نکسن کا شکریہ

اسلام آباد ۲ رمئی۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان سے ہمدردی کے اظہار پر صدر امریکہ کا شکریہ ادا کیا ہے صدر نکسن کے نام ایک پیغام میں جنرل یحییٰ نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان کے حالیہ طوفان سے متاثر ہونے والے لوگوں سے آپ نے ہمدردی کا جو اظہار کیا ہے اس پر میں حکومت پاکستان اور اپنی طرف سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ صدر نکسن نے اپنے پیغام میں کہا تھا کہ مجھے مشرقی پاکستان کے خوفناک طوفان اور اس سے پیدا ہونے والے مصائب پر سخت رنج پہنچا ہے۔ میں پاکستان کے عوام اور خاص طور پر ان کنبوں سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جن کے عزیز و اقارب ہلاک ہو گئے۔

پاکستان کو دریائے ستلج سے ملنے والے پانی کی مقدار

اسلام آباد ۳ رمئی۔ سندھ طاس منصوبے کے مستقل کمشن نے اپنی سالانہ رپورٹ پاکستان اور بھارت کی حکومتوں کو پیش کر دی ہے کمشن کا چھ روزہ اجلاس کل اسلام آباد میں ختم ہو گیا جس میں اس رپورٹ کو حتمی صورت دی گئی۔ اجلاس میں بھارتی وفد کی قیادت حکومت بھارت کے کمشنر انس واٹرز مسٹر پی آر آہوجہ اور پاکستانی وفد کی قیادت مرکزی حکومت کے سندھ طاس کے امور کے کمشنر میاں خلیل الرحمٰن نے کی۔

کمیشن نے اپنے دو سرے معائنے پروگرام کے پانچویں اور چھٹے مرحلے کو بھی آخری صورت دے دی ہے۔ پانچواں مرحلہ ۱۶ رمئی سے ۲۴ مئی تک جاری رہا۔ اور اس دوران میں دریائے سندھ اور چناب کے طاس کے ان علاقوں میں کام کا جائزہ لیا جائے گا۔ جو پاکستان میں شامل ہیں۔ چھٹے مرحلے کے دوران جو ماہ جون کے چوتھے ہفتے میں مکمل ہو گا۔ دریائے بیاس اور چناب کے طاس کے ان علاقوں میں کام کا جائزہ لیا جائے گا جو بھارت کے صوبہ ہماچل پردیش میں واقع ہیں۔ کمشن کے اجلاس میں پاکستان کو بھارت کی طرف سے فیروزپور کے قریب دریائے ستلج سے ملنے والے پانی کی مقدار کا تعین بھی کیا گیا پانی کی مقدار ۲۰ ر جولائی تک سپلائی کی جائے گی۔

عرب ممالک پر نئے حملہ کی دھمکی

تل ابیب ۲ رمئی۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسز گولڈا میئر نے عرب ممالک کے خلاف نئے حملے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کل رات عین ہیرالڈ کے مقام پر ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے اپنی قوم کو تیار رہنے کا مشورہ دیا ہے اور اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل میں کسی وقت بھی ہنگامی حالات کا اعلان کیا جا سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ہم آج اسی قسم کے بحران سے دوچار ہیں جو جون ۱۹۶۷ء کی جنگ سے دو ہفتے قبل اسرائیل کے لئے پریشانی کا باعث تھا اور ان حالات میں اسرائیل کو عربوں کے خلاف طاقت استعمال کرنا پڑے گی۔

بنک آف فرانس کے سونے اور زرمبادلہ کے ذخائر

پیرس ۲ رمئی۔ بنک آف فرانس کے اعلان کے مطابق ۲۴ راپریل کو ختم ہونے والے ہفتہ تک بنک کے سونے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں ۲۱ کروڑ ۳۰ لاکھ فرانک کی کمی آگئی ہے جو چار کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کے مساوی ہے ایجنسی فرانس پریس نے اطلاع دی ہے کہ کل لندن فارن ایکسچینج میں ڈالر کے مقابلہ میں فرانک کی قیمت میں مزید کمی ہوئی جب کہ سٹرلنگ کی قیمت میں معمولی سا توازن پیدا ہوا اور مغربی جرمنی کے مارک کی قیمت مستحکم رہی۔

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" یہ چیز چندہ تحریک سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دُنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے ۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ شاہدہ خان ایم اے بنت محترم سردار بہادر کیپٹن شیر محمد خان صاحب ۴۲ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرم ڈاکٹر محمد صالح احمد صاحب ایم ایس سی۔ پی۔ ایچ ڈی سینئر سائنٹفک آفیسر اٹامک انرجی لاہور کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی جنرل سیکرٹری نے مورخہ ۳۰ر شہادت ۱۳۴۸ مطابق ۳۰ر اپریل ۱۹۶۹ء بعد نماز عصر احمدیہ مسجد ماڈل ٹاؤن میں پڑھا۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ ہر دو خاندان اور جماعت احمدیہ کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد القدیر ہارون سیکرٹری تحریک جدید ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواستِ دُعا

عزیزم عبد السمیع صاحب طاہر کراچی میں بیمار ہیں ان کے لئے احباب کرام و بزرگان سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی بخشے۔ (خواجہ غلام رسول ڈار۔ ربوہ)

۲۔ میری والدہ عرصہ چار ماہ سے مسلسل کھانسی اور بخار کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں، ان دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ جملہ احباب کرام بزرگان سلسلہ، درویشان کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میری والدہ محترمہ کو صحت کاملہ دلمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

(سلیم اختر سلطان پورہ۔ لاہور)

آغا شاہی سلامتی کونسل کے صدر بنا دیئے گئے

نیویارک ۲ رمئی۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب مسٹر آغا شاہی نے کل سلامتی کونسل کے صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ وہ صرف مئی کے مہینہ میں کونسل کے سربراہ ہوں گے۔

آغا شاہی نیپال کے مندوب مسٹر پی ماہیادر کھتری کے جانشین ہوں گے۔ یاد رہے کہ حروف تہجی کے اعتبار سے کونسل کے ہر رکن ملک کا مندوب ایک ایک ماہ کے لئے کونسل کا صدر ہوتا ہے۔

تاج الصحت

۳۲ صفحوں کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳ کراچی سے مُفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھیے انشاء اللہ سب روگ دُور ہو جائیں گے

ترسیل زر و انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

دائمی زندگی تو وہ ہے جو موت کے بعد شروع ہونے والی ہے

اس کے مقابلہ میں اس چند روزہ زندگی کا مال و متاع کوئی حقیقت نہیں رکھتا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیات ۸۰، ۸۱ فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ کے یہ معنے ہیں کہ ایک دن وہ بڑی شان و شوکت سے اپنے تمام اہل کاروں اور باڈی گارڈز وغیرہ کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے سے گزرا۔ اور اس نے اپنے شاہانہ اقتدار کی نمائش کی۔ اور انہیں دکھایا کہ میری کتنی بڑی عزت ہے اور کس طرح یہ سب لوگ میری رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے میرے آگے پیچھے بھاگے پھرتے ہیں اور مجھے سلام کرتے اور میرے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کا اپنی قوم کے سامنے اس شاہانہ کرّوفر سے گزرنا درحقیقت اپنی قوم کی تذلیل کے لئے تھا اور وہ انہیں دکھانا چاہتا تھا کہ کامیابی کا اصل راز فرعون کی اطاعت میں ہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بحیثیت قوم فرعون بنی اسرائیل کا دشمن تھا اور وہ ان کی طاقت کو کچلنا چاہتا تھا۔ مگر ان کی طاقت کو کچلنے کے لئے اس نے جو ذرائع اختیار کئے ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ اس نے بنی اسرائیل میں سے ہی قارون کو سرکاری افسر بنا دیا تا کہ ایک طرف تو وہ یہ ظاہر کرے کہ میں بنی اسرائیل کے قابل افراد کی قدر کرتا ہوں۔ اور دوسری طرف جب وہ اپنے ہی ہم قوم افراد پر ظلم کرے تو وہ ظلم فرعون کی طرف منسوب ہونے کی بجائے قارون کی طرف منسوب ہو جائے اور لوگ یہ کہیں کہ اس میں فرعون کا کیا قصور ہے یہ ظلم تو قارون نے کیا ہے۔ انگریز نے بھی اپنے زمانۂ اقتدار میں ایسا ہی کیا تھا۔ اور اس نے بھی ہندوستان پر حکومت کرنے کے زمانہ میں بعض ماتحت افسر خود ہندوستانیوں میں سے مقرر کئے ہوئے تھے۔ اور وہ انگریز کی خوشنودی کے لئے حاکم قوم کے افراد سے بھی زیادہ ظلم کرتے تھے۔ قارون بھی ایسے ہی ظالم افسروں میں سے تھا۔ جس کے پیش نظر ہمیشہ بنی اسرائیل کی تذلیل رہتی تھی۔ چنانچہ اسی پروگرام کے ماتحت اس نے ایک دن اپنا شاہانہ جلوس نکالا اور بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ سب جمع ہوں اور اس نظارہ کو دیکھیں اور اپنی ذلت اور بیچارگی پر آنسو بہائیں۔

قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔ چونکہ ہر قوم میں بعض کمزور افراد بھی ہوتے ہیں جو دین اور تقویٰ اور خدا ترسی کی بجائے دنیوی شان و شوکت اور ظاہری مال و دولت کو زیادہ اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں اس لئے بنی اسرائیل میں سے کمزور افراد نے قارون کے اس شاہانہ کرّوفر کو دیکھ کر اس پر رشک کیا۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کاش ہم بھی قارون کی طرح ہوتے۔ یہ تو بڑا خوش نصیب ہے جس نے اتنا بڑا اقتدار حاصل کر لیا ہے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَکُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا جب ان باتوں کا چرچا ہوا اور قوم کے بعض کمزور افراد نے قارون کی تعریف کرنی شروع کر دی۔ بلکہ اس بات پر آہیں بھرنی شروع کر دیں کہ انہیں بھی یہ مقام کیوں حاصل نہیں ہوا۔ تو حقیقت حال کا علم رکھنے والوں یعنی علماء اور ربانی لوگوں نے انہیں سمجھایا کہ تم اس چند روزہ زندگی پر کیوں مرتے ہو یہ تو آج نہیں تو کل ختم ہو جائے گی۔ دائمی زندگی تو وہ ہے جو موت کے بعد شروع ہونے والی ہے اور اس زندگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان لانے والوں اور اس ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کو جو جزائے نیک ملے گی اس کے مقابلہ میں اس چند روزہ زندگی کا مال و متاع کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اگر سو سال بھی تم نے عیش سے گزارے لیکن اگلی زندگی میں جو غیر محدود ہے تمہارے لئے کوئی سکھ کا سامان نہ ہوا تو تمہیں یہ آرام کیا فائدہ دے گا؟ تم دائمی سکھ اور آرام حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس دنیا سے اپنا دل مت لگاؤ۔" (تفسیر کبیر سورۃ القصص صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳)

سیاسی رہنماؤں سے ملاقاتوں کا مقصد انتخاب کے لئے مناسب فضا پیدا کرنا ہے

لاہور اور راولپنڈی میں صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے بیانات

راولپنڈی ۲ مئی۔ صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ملک کے سیاسی رہنماؤں سے میری ملاقاتوں کا مقصد ایسا مناسب ماحول پیدا کرنا ہے جس میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں سیاست دانوں کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ صدر کل لاہور، ڈھاکہ اور کراچی کے دس روزہ دورہ کے بعد واپس راولپنڈی پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ اس سے قبل کراچی سے راولپنڈی جاتے ہوئے وہ لاہور میں بھی ٹھہرے۔ انہوں نے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں کو بتایا میری حکومت انتظامیہ کو خرابیوں سے پاک کرنے کو اولین اہمیت دیتی ہے کیونکہ جلد اور منصفانہ انتخابات کرانے کے لئے ملک میں صاف ستھری انتظامیہ کا وجود ضروری ہے۔

صدر یحییٰ خان نے کراچی سے راولپنڈی تک پی آئی اے کی عام پرواز میں دوسرے مسافروں کے ساتھ سفر کیا۔

صدر یحییٰ خان نے خیال ظاہر کیا کہ اگر انتظامیہ درست ہو جائے تو دوسرے بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے مگر تمام مسائل کو ایک ساتھ حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر اخباری نمائندے نے کہا "اب تو انتظامیہ بڑی حد تک سدھر گئی ہے"

ابھی تو میں نے اس سلسلے میں کام بھی شروع نہیں کیا۔

صدر نے اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ ان کی حکومت ملک میں سیاسی سرگرمیاں شروع کرنے کی مخالف نہیں۔ انہوں نے کہا کہ جونہی مناسب ماحول پیدا ہو گیا سیاسی سرگرمیاں شروع کرنے کی اجازت دے دی جائے گی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ملک میں سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کی یقیناً اجازت دے دی جائے گی۔

جنرل یحییٰ خان نے اس عزم کا اظہار کیا اور سیاسی رہنماؤں سے مزید بات چیت جاری رکھیں گے۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کوئی حل نہیں ڈھونڈ لیا جاتا صدر نے ایک اخباری نمائندے سے اتفاق نہیں کیا جس نے سوال کیا تھا کہ کیا اس کا یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ کوئی حل سامنے نہیں آیا

صدر نے کہا کہ ایسا تو نہیں کہا جا سکتا، البتہ میں کوئی راستہ نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں

ایک اخباری نمائندے نے پوچھا کہ کیا صدر سیاستدانوں کو کسی ایک بات پر متفق کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ صدر نے کہا کہ میں ان سے سمجھوتے کے لئے تو کچھ نہیں کر رہا میں تو انہیں صرف یہ بتا رہا ہوں کہ انہیں پہلے اپنے درمیان اتفاق رائے پیدا کرنا چاہیئے۔ صدر نے کہا کہ ایک بات پر تمام سیاسی رہنماؤں میں اتفاق رائے موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمیں مہذب رویہ اختیار کرنا چاہیئے

اس کے ساتھ ہی صدر نے کہا کہ سیاسی رہنماؤں کو بعض بنیادی اصولوں اور قواعد کے تحت کام کرنا چاہیئے۔ صدر سے سوال کیا گیا کہ کیا انہوں نے کوئی بنیادی اصول و قواعد طے کئے ہیں انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ تاہم انہوں نے مزید کہا کہ بنیادی قواعد بے حد ضروری ہیں بالکل اسی طرح جس طرح ہاکی وغیرہ کھیلوں میں بعض بنیادی قواعد کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

جنرل یحییٰ خان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ امیروں اور غریبوں کے درمیان موجود فرق کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ صدر نے جواب دیا کہ میں دل و جان سے یہ کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے پاس جادو کا ڈنڈا تو ہے نہیں کہ اس قسم کا کام ایک دن میں کر دیا جائے۔ ابھی مجھے اقتدار سنبھالے کچھ ہی دن گزرے ہیں۔ تاہم صدر نے یقین دلایا کہ وہ امیر اور غریب کے درمیان فرق کو ذہن میں رکھیں گے۔ اور اسے دور کرنے کے لئے ضرور کچھ کریں گے۔

صدر کراچی سے سہ پہر کو راولپنڈی پہنچے۔ انہوں نے چکلالہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ انہوں نے سیاسی رہنماؤں سے ملک کے تمام سیاسی، اقتصادی، اور سماجی مسائل پر تبادلۂ خیال کیا ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴